حسین امام کا غم ہے اے مؤمنوں آؤ
حسین حسین کہو اشک خون برساؤ

حسینی داعی کو پرسا دو آج ماتم سے
انہیں تسلی ہو آنسو روکے نہ آنکھوں سے
یوں ماتم شہ مظلوم کر کے دکھلاؤ

کمر شکستہ برادر کی لاش پر پہنچے
تو دیکھا بازوں کٹے اور مشک تھی ٹکڑے
کہاں ہو بھائی میرے سینے سے تو لگ جاؤ

اٹھائے صبح سے تا عصر شاہ نے لاشے
پیئے ہے موت کے یہ گھونٹ پیاسے مولی نے
یہ صبر اور یہ ہمت ہے کس کی بتلاؤ

جواں پسر کی ہے لاش اے شہ والا
نکالو کانپتے ہاتھوں سے سینے سے نیزہ
مدد کے واسطے حیدر و مصطفی آؤ

چلا نہ شمر کا خنجر گلے پہ سرور کے
کہا حسین نے اٹھ سجدہ مجھکو کرنے دے
پھر اسکے بعد جو چاہو تو ظلم تم ڈھاؤ

نہ بھول پائینگے ہرگز ہم ایسے مولی کو
ہمارے واسطے سجدے میں سر کٹائے جو
کوئی حسین سا آقا تو ڈھونڈ کر لاؤ

حسینی شان کے مظہر یہ سیف دیں مولی
جگت میں لے کے دیا ڈھونڈو نہ ملا ان سا
ہے عرض حشر تلک شان یوں ہی دکھلاؤ

ہم اپنے مولیٰ پہ یہ جاں لٹانے آئے ہیں
یہ اپنے آنسوؤں ماتم کا ہدیہ لائے ہیں
ہے کم یہ جاں اگر عابدؔ نثار کر پاؤ